فتاویٰ شارح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ (القرآن الحکیم)
تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم ہو۔ (کنز الایمان)

المواھب الالٰھیۃ فی الفتاوی الشریفیۃ

المعروف بہ

فتاوی شارح بخاری

جلد دوم

تصنیف لطیف

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

ترتیب

مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

ناشر

دائرۃ البرکات گھوسی ضلع مئو

کتاب: المواہب الالٰہیۃ فی الفتاوی الشریفیۃ
المعروف بہ فتاویٰ شارح بخاری
تصنیف: فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ
ترتیب، تخریج، تحقیق، تصحیح: مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
مفتی محمد سلیم بریلوی، مفتی محمود علی مشاہدی
پروف ریڈنگ: مفتی محمود علی مشاہدی، مولانا عرش محمد خاں صاحب ادری
مفتی کہف الوریٰ مصباحی، مولوی محمد فاروق رضوی
کمپوزنگ: مہتاب پیامیؔ، پیامی کمپوٹر گرافکس، مبارک پور، اعظم گڑھ
سن اشاعت: جمادی الآخرہ ۱۴۳۳ھ / اپریل ۲۰۱۲ء
تعداد: ۱۱۰۰
ناشر: دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی ضلع مئو

ملنے کے پتے

① دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی، ضلع مئو
② مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ
③ المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ
④ حق اکیڈمی، مبارک پور، اعظم گڑھ
⑤ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑥ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑦ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ / مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑧ اسلامی پبلشر، گلی سروتہ والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی

یہ کہنا کہ نہ میں بریلوی ہوں اور نہ دیوبندی تو اس پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: محمد ہارون رشید، مدرسہ اہل سنت غوثیہ نور العلوم، ضلع دیوریا (یو. پی.)-۲۴؍شوال ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ایک آدمی ہے جو لوگوں میں اپنی قابلیت، اپنے آپ کو اچھا بننے کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بریلوی والے ۲۲؍نمبر والے ہیں اور دیوبندی والے ۲۴؍نمبر والے ہیں، اور میں اس کے درمیان والا ۲۳؍نمبر والا ہوں کئی مرتبہ اس کا قول دیکھ کر ہم کو بہت دل میں رنج والم ہوا، اور میں رات کے تہائی حصہ گزرنے کے بعد ہمارے دل و دماغ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہی انسان ہے جو قبرستان بنا کر کھیت بنا دیا اور دو مسلمانوں میں مخالفت پیدا کرتا ہے اور لوگوں کے نظر میں اس کی عزت ہے، اور وہ عزت کے نظر سے دیکھا جاتا ہے تو اس لیے یا سیدی اس کا قول و فعل دیکھ کر اس کے اقوال اور افعال صحیح ہیں یا غلط؟ اور لوگوں کو دھوکا دینا اور لوگوں میں مخالفت پیدا کرنا اور اپنے آپ کو اچھا بننا اور اپنے مال پر فخر کرنا، غریبوں پر ظلم و ستم ڈھانا یہ اچھے لوگوں کی عادت نہیں ہے۔ یہ اس ماحول کے فخر کرنے والوں کی عادت قبیحہ ہے تو حضور قرآن و حدیث کی روشنی میں مفصل جواب دیں اور جو ایسا کہتا ہے اس کے پیچھے نماز، یا جنازہ کی نماز، یا عیدین کی نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب

یہ شخص مسلمان نہیں اسلام سے خارج کافر و مرتد ہے، بدمذہب آج کل ہم اہل سنت کو بریلوی کہتے ہیں جب یہ کہتا ہے کہ میں بریلوی ہوں نہ دیوبندی بیچ کا ہوں تو مسلمان نہیں، دیوبندی شان الوہیت و رسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں جو انھیں مسلمان جانے وہ خود مسلمان نہیں، پھر اس کی کیا شکایت کہ اس نے مسلمانوں کے قبرستان کو کھود کر پھینک دیا، نہ اس کی نماز، نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز درست۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنی دیوبندی دونوں کو حق جاننے والے اور ضروریاتِ دین کے منکر کا حکم

مسئولہ: محمد قاسم، کلاتھ مرچنٹ، دسونت پور، ضلع بارہ بنکی (یو. پی.)-۱۶؍شوال ۱۴۱۸ھ

مسئلہ جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ میں ۶۰؍پیسہ دیوبندی ہوں اور ۴۰؍پیسے میں سنی، رافضی

سب کچھ ہوں اور نہ میں بریلوی ہوں اور نہ دیوبندی ہوں محض کلمہ گو مسلمان ہوں۔ ایسے کو مسلمان جانا جائے یا کافر؟ اور ایسے کو سلام کا جواب دیا جائے یا نہیں؟

(۲) جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اس زمانہ میں کوئی حق پر نہیں ہے، نہ سنی، نہ دیوبندی اور اگر حق پر ہے تو سنی بھی دیوبندی بھی، ایسے شخص کو مسلمان جانا جائے یا کافر؟ اور ایسے کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جن لوگوں نے نماز پڑھی ہے ان کے لیے کیا حکم ہے؟

(۳) جو شخص یہ کہے کہ میں نہ بریلوی ہوں نہ دیوبندی ہوں میں رامپور سے پڑھا ہوں اور رامپوری ہوں، ایسے کو مسلمان جانا جائے یا کافر؟

(۴) جو شخص دیوبندی جماعتوں کو ان کے کفر پر آگاہ ہو کر بھی انھیں مسلمان جانے اسے کافر مرتد کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

تینوں سوالوں میں مذکور اشخاص اگر دیوبندیوں اور رافضیوں کے کفری عقائد پر مطلع ہوں تو ان میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں، گستاخ رسول اور ضروریات دین کے منکر کو کافر جاننا بھی ضروریات دین سے ہے۔ ضروریات دین کے منکر کو جو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا حرام، ان لوگوں کے عقائد پر مطلع ہوتے ہوئے جس شخص نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اس پر توبہ فرض ہے، جو وہابیوں کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد انھیں کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے۔ علمائے عرب و عجم، حل و حرم، ہند و سندھ کا متفقہ فتویٰ ہے:

”من شک في عذابه و کفره کفر.“[۱]　　اس کے عذاب میں مبتلا ہونے اور کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ سنی دیوبندی جھگڑا علما کا ڈھونگ ہے اسلامی عقیدے کی توہین کفر ہے۔

مسئولہ: شہزاد علی، مدنپورہ، ممبئی، بلڈنگ ۱۴۵ر کمرہ: ۶ مولانا آزاد روڈ ممبئی - ۱۷ر شوال ۱۴۱۸ھ

مسئلہ زید جاہل ہے اور پیری مریدی کرتا ہے، پہلے وہابیوں کا رد کرتا تھا، عقائد وہابیہ ”پھر یہ کہ

[۱] درِ مختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، ص: ۳۷۰، ج: ۶۔

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض علم غیب ہے یا کل علم غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو ان میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے حاصل ہے۔'' حفظ الایمان مصنفہ اشرف علی تھانوی۔

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کے خلاف نصوص قطعیہ کی بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں۔ تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔''

بانی دار العلوم دیوبند نے تحذیر الناس ص:۱۴ پر لکھا:

''بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی پیدا ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

ص:۲۸ پر لکھا:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

ص:۳ پر لکھا:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔''

ان عقائد و دیگر عقائد وہابیہ سے پوری طرح واقف ہے۔ اب کہتا ہے کہ یہ علما کا ڈھونگ ہے تم سب سے ملو، کھاؤ، پیو، شادی بیاہ کرو، اور سب کو مسلمان کہتا ہے۔ مذکورہ بالا عبارات اور مصنف کے بارے میں احکام شرع کیا ہیں اور جو شخص ان عبارتوں پر اطلاع کے باوجود ان کے لکھنے والوں کو عالم دین اور امام و مقتدا مانے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ان سے دینی و معاشرتی تعلقات رکھنا کیسا ہے؟ ان کی اقتدا کرنا ان کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اگر یہ ہماری مسجدوں یا مجلسوں میں آ جائیں تو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کریں؟ ان سے شادی بیاہ کا کیا حکم ہے؟ مفصل و مدلل تحریر فرما کر اہل اسلام کو مطلع فرمائیں۔ اس کے مریدین بھی یہی کہتے ہیں کہ سنی وہابی یہ علما کا ڈھونگ ہے۔ اور زید کی ولایت کا بھی پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسوں کے بارے میں کیا حکم ہے، اور ایسوں سے بیعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

حفظ الایمان اور براہین قاطعہ کی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھلی ہوئی توہین ہے، اور تحذیر الناس کی عبارت میں توہین کے ساتھ ساتھ ایک دینی ضروری عقیدے کا انکار صریح ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم الانبیا بمعنی آخر الانبیا ہونا ضروریات دین سے ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا یا ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ وہ بھی ایسا کافر کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ شفا اور اس کی شروح اور ردالمحتار وغیرہ میں ہے:

"أجمع المسلمون علی أن شاتم النبي کافر من شک في کفره و عذابه کفر."[۱]

مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ایسا کہ اس کے کافر ہونے اور عذاب میں مبتلا ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

بناءً علیہ علماے عرب و عجم، حل و حرم، ہند و سندھ نے بالاتفاق یہ فتویٰ دیا کہ اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی مذکورہ بالا عبارتیں لکھنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کی کفری عبارتوں پر مطلع ہو کر انھیں کافر نہ جانے، نہ مانے وہ خود کافر ہے۔ یہ پیر اور اس کے مریدین اکابر دیوبند کی ان کفری عبارتوں پر مطلع ہوتے ہوئے بھی یہ کہتے ہیں کہ سنی وہابی کا جھگڑا علما کا ڈھونگ ہے، تو یہ مسلمان نہ رہے اور نہ اس کے مریدین مسلمان رہے۔ گستاخ رسول اور ضروریات دین میں سے کسی کے منکر کو کافر کہنا اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ خود قرآن مجید میں گستاخِ رسول کی قطعی تکفیر فرمائی۔ ارشاد ہے:

"لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ."[۲]

بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد بلا شبہہ تم لوگ کافر ہو گئے۔

اسے ڈھونگ کہنا اسلام کے بنیادی عقیدے کی تضحیک و تذلیل ہے جو بلا شبہہ کفر ہے۔ سنی مسلمانوں کو یہ جائز نہیں کہ اس پیر یا اس کے مریدین سے میل جول، سلام کلام رکھیں، یا اسے اپنی مجلسوں میں آنے دیں، یا ان کی مجلسوں میں جائیں، نہ اس پیر سے مرید ہونا جائز، نہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا

[۱] رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب مهم في حكم ساب الأنبياء، ص: ۳۷۰، ج: ٦، دار الكتب العلمية لبنان۔
[۲] قرآن مجید، سورة التوبة، آیت: ٦٦، پاره: ۱۰۔

جائز، جولوگ مرید ہو چکے ہیں وہ اپنی بیعت فسخ کر دیں اور کسی صحیح العقیدہ سنی مسلمان سے بیعت ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قضیہ شرطیہ کے صدق کے لیے صدق طرفین لازم نہیں، دیوبندی کافر کیوں؟ پیر کی شان میں گستاخی کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: ڈاکٹر منظور الحسن فریدی، بکساواں، ویشالی (بہار)-مورخہ ۲۵/ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس سلسلے میں؟

(۱) زید عالم دین سنی صحیح العقیدہ ہے اور پیری مریدی بھی کرتا ہے اس نے دورانِ تقریر یہ کہا کہ لوگ آج کل جسے بھی نماز روزے کی ترغیب دلاتے ہوئے دیکھتے ہیں اسے فوراً دیوبندی کہہ دیتے ہیں۔ حالاں کہ دیوبندیت عقیدے کی بنیاد پر ہے، پھر برسبیل تذکرہ یہ کہا کہ اگر نماز روزہ کی ترغیب دلانا ہی دیوبندیت ہوتا تو میں پہلا دیوبندی ہوتا۔ حالاں کہ ایسا نہیں ہے، کیوں کہ میں بھی نماز روزہ کی ترغیب دلاتا ہوں لیکن بحمد اللہ پکا سنی ہوں یعنی (بریلوی) اس پر بکر نے اعتراض کیا اور کہا کہ آپ دیوبندی ہو گئے اس کا جواب زید نے یہ دیا کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ:

لو کان رفضاحب ال محمد فلیشھدالثقلان انی رافضی

تو کیا امام شافعی بھی رافضی ہو گئے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید اپنے قول میں سچا ہے یا بکر؟ بالتفصیل تحریر فرمائیں۔ اگر زید کے قول پر دیوبندیت کا حکم نہیں ہوتا ہے تو بکر پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) غیر دیوبندی کو دیوبندی کہنا کیسا ہے؟

(۳) پیر و مرشد کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱)-(۲) زید کا جو قول سوال میں مذکور ہے اس کی رو سے زید کو دیوبندی کہنا غلط ہے۔ قضیہ شرطیہ کے صدق کے لیے صدق طرفین لازم نہیں، اس کی ایک مثال تو وہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ دوسری دلیل قرآن مجید کا یہ ارشاد ہے:

”قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝“[۱]

تم فرما دو بفرضِ محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔

بکر نے غلط کہا بکر پر فرض ہے کہ وہ زید سے معافی مانگے اور توبہ بھی کرے۔ بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے، اس لیے کہ دیوبندی شان الوہیت ورسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں، کسی کو دیوبندی کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے اعتقاد کر کے دیوبندی کہا ہے، درمختار میں ہے:

”عزّر الشاتم بيا كافر، وهل يكفر؟ إن اعتقد المسلم كافرا نعم وإلاّلا.“[۲]

اے کافر کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی جائے گی اور کیا وہ کافر ہو جائے گا؟ ہاں! اگر مسلمان کو کافر اعتقاد کرے ورنہ نہیں۔

زید نے جو یہ کہا کہ نماز، روزے کی ترغیب دینے پر لوگ دیوبندی کہہ دیتے ہیں، یہ بھی اس نے غلط کہا، اہل سنت پر اس نے افترا، کیا کوئی بھی سنی مسلمان نماز، روزے کی ترغیب پر کسی کو دیوبندی نہیں کہہ سکتا، زید پر اس جملے سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جو پیر جامع شرائط بیعت ہو اس کی گستاخی کرنی حرام و گناہ ہے اور سلسلہ کے فیض سے محروم ہونے کا موجب بلکہ ایسے شخص کے سوے خاتمہ کا اندیشہ ہے۔ عالم گیری میں ہے:

”من أبغض عالما من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر.“[۳]

جس نے بغیر کسی ظاہری سبب کے کسی عالم سے بغض رکھا تو اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حکم شرع کی تحقیر کفر ہے، اہل قبلہ کی تعریف۔

دیوبندی اہل قبلہ ہیں نہ مسلمان۔

مسئولہ: عبد القادر خان، رضا باغ، ضلع سیتامڑھی (بہار) - ۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین کہ:

[۱] قرآن مجيد، سورة الزخرف، آيت: ۸۱، پاره: ۲۵۔

[۲] در مختار، ص: ۱۱۶، ج: ۶، كتاب الحدود، باب التعزير، دار الكتب العلمية، لبنان۔

[۳] عالم گيرى، ص: ۲۷۰، ج: ۲، كتاب السير، باب التاسع، فى أحكام المرتدين، رشيديه پاكستان۔

زید نے اپنی کتاب پیام وحدت میں مندرجہ ذیل عبارات تحریر کی ہیں:

''جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد'' اور ''حسام الحرمین'' جیسی کتابیں لکھ کرامت کے عامی طبقہ تک پہنچا دی گئیں، جو آج بھی تکفیری ایٹم بم کی حیثیت رکھتی ہے۔امام اعظم کا تکفیر مومن کے بارے میں واضح موقف ہے کہ اہل قبلہ کو بھی کافر نہ کہا جائے۔رہ گئی بات منکرین زکات کے بارے میں حضرت ابوبکر کے قتال کرنے کے فیصلے سے متعلق تو ایسا کہنا سزا کے طور پر تھا نہ کہ تکفیر کی شکل، یعنی منکرین زکات کافر و مرتد نہیں تھے۔مثلاً ہندوستان و پاکستان میں دیوبندی، وہابی، بریلوی، جماعت اسلامی ہو یا تبلیغی جماعت یہ تمام جماعتیں اہل سنت و جماعت کی شاخ کی شکل میں ہیں۔یا ان کے شعبے ہیں، ان جماعتوں کو اہل سنت و جماعت سے الگ کوئی فرقہ ٹھہرانا، پھر اسے بنیاد بنا کر ان کو خارج اسلام قرار دینا، یا گمراہ اور جہنمی کہنا ایک عظیم دھوکا ہے اور بہت بڑا فریب۔لیکن دنیاداری کی یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اللہ کے وہ بندے (نجدی) قابل تعریف بھی ہیں جنھوں نے کعبہ کے ایک ہی صحن میں بیک وقت چار اماموں والی مسلمانوں کی بکھری ہوئی اور پراگندہ صورت کی چار سے بدل کر ایک شکل و ہیئت دے کر وحدت کی لڑی میں منظّم کر دیا، اور سارے عالم کے مسلمانوں کے لیے ٹھوس اور مضبوط وحدت کی مثال پیش کر دی۔

فجزاهم الله تعالىٰ أحسن الجزاء.

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کے بارے میں عندالشرع کیا حکم ہے؟ مسلمانوں کا ان کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے؟ امام و خطیب ایسے شخص کو بنایا جائے یا نہیں؟ نیز مندرجہ بالا عبارتیں شرعاً کیا حیثیت رکھتی ہیں؟ مفصل مبرہن فرمائیں، نوازش ہوگی۔

الجواب

زید نے پیام وحدت نامی کتاب میں مذکورہ بالا عبارتیں لکھیں، نہ وہ سنی ہے نہ مسلمان بلکہ گمراہ بد دین، صلح کلی کافر و مرتد اسلام سے خارج ہے۔مسلمانوں کو اس سے میل جول، سلام کلام قطعاً جائز نہیں حرام و گناہ ہے۔قرآن مجید میں فرمایا گیا:

''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ.''[1]　　یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔

[1] قرآن مجید، سورۃ الانعام، آیت:٦٨۔

اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لا تجالسوا أهل القدر ولا تفاتحوهم. (رواه ابوداؤد).“[1]

منکرین تقدیر کے ساتھ نہ اٹھو بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کی ابتدا کرو۔

اور فرمایا:

”إن مرضوا فلا تعودوهم، وإن ماتوا فلا تشهدوهم. (رواه احمد وابوداؤد).“[2]

اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو ان کی نمازِ جنازہ میں حاضر نہ ہو۔

یہ حکم حدیث میں اگر چہ منکرین تقدیر کے لیے آیا ہے مگر یہ حکم عام ہے۔ ہر ایک بد مذہب کے لیے چناں چہ ایک حدیث میں صحابہ کرام کی تنقیص شان کرنے والوں کے بارے میں فرمایا:

”فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم.“[3]

نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو۔

زید کی نماز نہ نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح، اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر بلکہ اس سے بدتر ہے۔ زید کے کافر و مرتد ہونے کے وجوہ مندرجہ ذیل ہیں۔

اول: - اس نے جامع الشواہد اور حسام الحرمین کی تحقیر کرتے ہوئے ان کو تکفیری ایٹم بم قرار دیا جب کہ ان دونوں کتابوں میں احکام شرعیہ درج ہیں کسی حکم شرعی کی تحقیر کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے:

”الاستهزاء بالعلم و العلماء كفر.“[4]

نیز غیر مقلد اور دیوبندیوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ کسی نبی کی توہین کرنے والا کافر و مرتد ہے۔ ایسا کہ جو اس کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر۔ امام قاضی عیاض کی شفا شریف اور اس کی شروح اور شامی میں ہے:

---

[1] مشکوٰۃ شریف، ص:۲۲، باب الإيمان بالقدر، مجلس برکات۔

[2] مشکوٰۃ شریف، ص:۲۲، باب الإيمان بالقدر، مجلس برکات۔

[3] المستدرك للحاكم، ص:٦٣٢، ج:٣، السنة لابن عاصم، ص:٤٨٣، ج:٢۔

[4] الاشباه والنظائر، كتاب السير، ص:٨٧، ج:٢، ادارة القرآن والعلم الاسلامية، پاکستان۔

”أجمع المسلمون علی أن شاتم النبي کافر من شک في کفرہ و عذابه کفر.“[۱]

مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ایسا کہ اس کے کافر ہونے اور عذاب میں مبتلا ہونے میں جوشک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اور یہی مضمون الاشباہ والنظائر، درر، غرر، درمختار وغیرہ میں بھی ہے۔اسی حکم شرعی کو حسام الحرمین وغیرہ میں فرمایا گیا ہے۔ایک قطعی اجماعی حکم شرعی کی زید نے تحقیر کی، اس کا استہزا کیا جس کی وجہ سے وہ کافر و مرتد ہو گیا۔

دوم:- زید کے اس جملے سے ظاہر ہے کہ اس نے جامع الشواہد اور حسام الحرمین میں پڑھا جس سے ثابت کہ وہ وہابیوں دیوبندیوں کی کفری عبارتوں پر مطلع ہے جس میں ضروریات دین کا انکار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر ہے۔اس کے باوجود ان شاتمان رسول کو کافر نہیں جانتا اس کی وجہ سے بھی یہ کافر ہوا۔

سوم:- شاتمان رسول کو یہ مومن جانتا ہے اس کی دلیل سوال نمبر دو ہے۔شاتمان رسول کو مومن اور اہل قبلہ جاننا مستقل کفر ہے۔اس لیے کہ قرآن مجید کا انکار ہے۔قرآن مجید نے گستاخ رسول کے بارے میں فرمایا:

”لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ.“[۲]

بہانے نہ بناؤ تم مومن ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

اور فرمایا:

”کفروا بعد اسلامھم.“[۳]

مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

اس جاہل کو یہ معلوم نہیں کہ اہل قبلہ کسے کہتے ہیں، اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہیں اور کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھیں، مگر ان کا عقیدہ کفری نہ ہو اور ان سے کفر سرزد نہ ہوا ہو، اور اگر ان سے کفر سرزد ہوا ہو تو وہ اہل قبلہ ہی نہیں، حضرت ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

---

[۱] رد المحتار، علی هامش الدر المختار، ص: ۳۷۰، کتاب الجهاد، باب المرتد، دارالکتب العلمیة، لبنان۔

[۲] قرآن مجید، پارہ: ۱۰، آیت: ٦٦، سورۃ التوبة۔

[۳] قرآن مجید، پارہ: ۱۰، آیت: ۷٤، سورۃ التوبة۔

”ان المراد بأهل القبلة الذين اتفقوا على ماهو من ضروريات الدين، فمن واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم أونفي الحشر أونفي علمه سبحانه بالجزئيات لايكون من أهل القبلة. و ان المراد بعدم تكفير أحد من أهل القبلة أنه لايكفر مالم يوجد شيئ من امارات الكفر و علاماته ولم يصدر عنه شيئ من موجباته.“[1]

اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین کے حق ہونے پر متفق ہوں، جو شخص عمر بھر طاعات، عبادات کی پابندی کرے اور اس کا اعتقاد یہ ہو کہ عالم قدیم ہے، یا قیامت نہیں ہوگی، یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں ہوگا، اور اہل قبلہ کے کافر نہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ جب تک ان میں کفر کی نشانیاں اور علامتیں نہ پائی جائیں اور کافر بنانے والی کوئی چیز اس سے صادر نہ ہو۔

اس عبارت سے ثابت ہے کہ اگر کسی سے کفر سرزد ہو وہ ضرور کافر ہے، وہ اہل قبلہ سے نہیں، اگرچہ اپنے آپ کو اہل قبلہ سے کہے، مومن کہے اس لیے وہابیوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے تو وہ نہ اہل قبلہ سے ہیں، نہ مسلمان ہیں۔

چہارم: — سوال کے دفعہ تین میں اس نے منکرین زکات کو کافر ماننے سے انکار کیا ہے۔ حالاں کہ زکات کی فرضیت سے انکار کفر ہے۔

پنجم: — وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں کے توہین رسالت کے جرم کی وجہ سے خارج از اسلام اور جہنمی قرار دینے کو ایک عظیم دھوکا بہت بڑا فریب بتایا ہے۔ حالاں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو قرآن مجید نے کافر کہا اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے، قرآن مجید کے ارشاد اور اجماع امت کو دھوکا اور فریب کہنا وہ بھی عظیم اور بڑا، بہت بڑا کفر ہے۔

ششم: — یہ شخص ان نجدیوں کی تعریف کرتا ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ دنیا میں صرف وہی مسلمان ہیں بقیہ سارے جہان کے مسلمان کافر و مرتد ہیں، جس کی بنا پر اس نے حرمین طیبین کے ہزارہا مسلمانوں کو صرف اس بنا پر قتل کیا کہ انھوں نے نجدی مذہب نہیں قبول کیا، یہ نجدی شان الوہیت و رسالت میں انتہائی گستاخ ہیں جیسا کہ مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے الشہاب الثاقب میں لکھا ہے۔ گستاخ رسول اور

[1] شرح فقہ اکبر، ص: ۱۸۱۔

مسلمانوں کے قاتلین کی تعریف وہی کرے گا، جو بظاہر مسلمان اور اندر سے کافر ہوگا۔ یہ اس کا فریب ہے کہ اس نے لکھا کہ چاروں اماموں کا مصلی ہونا انتشار کا باعث تھا، صدیوں سے چاروں مصلے تھے کسی قسم کا کوئی انتشار ان مصلوں کی وجہ سے نہیں تھا، ہر مذہب والا اپنے اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتا تھا، نجدیوں نے صرف اس بنا پر چاروں مصلے ختم کر کے اپنا ایک مصلّٰی رکھا کہ بحمدہ تبارک وتعالیٰ کوئی حنفی، مالکی، شافعی، نجدی مذہب کا نہیں لامحالہ ان تینوں مصلے پر سنی امام نماز نہ پڑھتے، جس میں نجدی امام کی سخت سبکی ہوتی، اس لیے ان ظالموں نے سب مصلے ختم کر کے اپنا ایک مصلّٰی رکھا ہے تاکہ ان کی حقیقت دنیا والوں پر واضح نہ ہو۔ اگر کسی کو اس میں شبہہ ہو تو وہ بطور آزمائش ہی سہی نجدیوں کو اس پر آمادہ کردے کہ وہ دوسرے مذہب کے اماموں کو بھی نماز پڑھانے دیں، پھر دنیا دیکھ لے گی کہ کیا حقیقت ہے۔ حال یہ ہے کہ ہزار جبر وتشدد کے باوجود جو لوگ نجدیوں کے عقائد خبیثہ سے واقف ہیں وہ نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، الگ پڑھتے ہیں۔ اس میں صرف ہندوستان و پاکستان کے مسلمانوں کی تخصیص نہیں، ترکی، انڈونیشیا وغیرہ کے مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ زید مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر مسلمان نہیں، اسلام سے خارج کافر ومرتد ہے۔ نہ اس کی نماز، نماز نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح۔ درمختار میں ہے کہ:

”وإن أنکر بعض ما علم من الدين ضرورة کفر بها فلا يصح الاقتداء به أصلا.“[1]	اور اگر کوئی ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا انکار کرے اور کافر ہو جائے تو قطعاً اس کی اقتدا صحیح نہیں۔

اس سے میل جول، سلام کلام، شادی بیاہ حرام اگر بیوی والا ہے تو اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اگر وہ سنیّہ ہے تو اس پر فرض ہے کہ فوراً اس سے علاحدہ ہو جائے، زید اگر مر جائے تو مسلمان اس کے کفن دفن جنازے میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوبندی مولوی کے حق میں جنت کی دعا کرنا

مسئولہ: محمد الیاس حبیبی، ساکن سمبھی، ڈاک خانہ، گمبھیر بن، اعظم گڑھ (یو. پی.)-۵ر ذو الحجہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں؟

[1] در مختار، ج:۲، ص:۳۰۰-۳۰۱، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، دار الکتب العلمیۃ لبنان۔

کہ زید نے ۱۹۹۸ء میں یہاں کی عیدگاہ بنوانے کی ذمہ داری لی اور عیدگاہ بنوادیا جس میں اپنوں اور غیر مسلموں سے چندہ لیا اور اب بھی لیتا ہے اس پیسہ کو عیدگاہ میں لگایا اور لگایا کرتا ہے، عیدگاہ بننے کے بعد دیوبندی امام کو رکھ دیا، اور اس کے پیچھے نمازیں پڑھتا رہتا ہے، اور دیوبندی مولوی مرگیا تو اس کے حق میں جنت کی دعا بھی کرتا رہتا ہے، اور دیوبندی مدرسہ میں اپنے لڑکوں کو پڑھنے کے لیے بھیجتا ہے اور دیوبندیوں ہی کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا اور مشورہ لینا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں نہ بریلی جانتا ہوں، نہ دیوبندی میں صرف نماز پڑھنا جانتا ہوں چاہے کوئی بھی امام ہو، ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ قرآن وحدث کی روشنی میں بالتفصیل وضاحت فرمائیں۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

زید مذکورہ فی السوال سنی نہیں، صلح کلی یا اندر اندر دیوبندی ہے، کسی دینی کام کے لیے غیر مسلموں سے چندہ مانگنا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے:

”انا لا نستعین بمشرک.“[۱]　　ہم مشرک سے دینی کام میں مدد نہیں مانگتے۔

بغیر مانگے ازخود کچھ دیدیں تو لینا جائز اگر چہ اب بھی بہتر یہ ہے کہ نہ لیا جائے۔ دیوبندی کو امام بنانا کفر ہے۔ دیوبندی شان الوہیت و رسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں۔ انھیں مسلمان جاننے والا کافر۔ درر، غرر، الاشباہ والنظائر، درمختار وغیرہ میں تصریح ہے کہ جو کسی نبی کی توہین کرنے والے کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے:

”من شک في کفرہ و عذابہ کفر.“[۲]　　اس کے کافر ہونے اور عذاب میں مبتلا ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

امام بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے وہابی کو مسلمان جانا۔ نیز اس کا یہ جملہ کہ ”میں نہ دیوبندی جانتا ہوں نہ بریلی، میں صرف نماز پڑھنا جانتا ہوں۔“ بھی یہی بتا رہا ہے کہ گستاخانِ رسول دیوبندیوں کو زید مسلمان جان رہا ہے۔ اس لیے زید ضرور کافر ہے، زید دیوبندی مولوی کے حق میں دعا کرتا ہے یہ بھی کفر ہے۔ یہ قرآن مجید کی صدہا آیتوں کا انکار ہے۔ جب دیوبندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

[۱] سنن ابن ماجه، ج:۲، ص:۹٤٥، حدیث نمبر ۲۸۳۲، باب الاستعانة بالمشرکین، دارالفکر بیروت.
[۲] در مختار، ج:٦، ص:۳۷۰، کتاب الجهاد، باب المرتد، دارالکتب العلمية لبنان۔

توہین کرنے کی وجہ سے کافر ہیں اور قرآن مجید کی آیتوں سے ثابت اور صدہا احادیث سے ثابت کہ کافروں پر جنت حرام۔ ان کے لیے جنت کی دعا کرنا ان آیات واحادیث کے انکار کی وجہ سے کفر ہے۔

شامی میں ہے:

”فالدعاء به كفر لعدم جوازه عقلا ولا شرعاً ولتكذيبه النصوص القطعية.“[۱]

تو مرتد کے لیے دعاے مغفرت کرنا کفر ہے، عقلاً اور شرعاً اس کے ناجائز ہونے اور نصوص قطعیہ کی تکذیب کو مستلزم ہونے کی وجہ سے۔

نیز جب یہ اپنے بچوں کو دیوبندی سے پڑھواتا ہے اور دیوبندیوں کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے ان سے مشورہ لیتا ہے، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سنی نہیں۔ یا تو پھرکٹر دیوبندی ہے یا صلح کلی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ زید مسلمان نہیں کافر ہے۔ اس سے میل جول، سلام کلام حرام۔ مرجائے تو اس کے کفن دفن میں شریک ہونا اس کے جنازے میں نماز پڑھنا حرام۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں حدیث شریف میں فرمایا:

”فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم.“[۲]

نہ ان کے پاس اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

جس نے یہ کہا کہ ہم مسلمان نہیں وہ کافر ہو گیا۔

کلمۂ کفر پر خوش ہو کر تالی بجانا کفر ہے۔

مسئولہ: رجب علی، دھوبی کیپ گنج، ضلع رائے بریلی (یو. پی.)۔ ۱۳ / ذو قعدہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ ۱ رجب کے سمدھی ببو سلطان پور ضلع کے برادری نے ببو صاحب پر حقہ بند کر دیا، کچھ جھگڑے میں پوتیوں کی شادی ہونے والی تھی تو رجب نے سلطان پور والوں سے کہا کہ میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں کہ آپ لوگ سب ایک اور نیک ہو جائیں، اور آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کریں اور خدا ورسول کے

---

[۱] شامي، ج:۲، ص:۲۳۷، كتاب الصلوٰة، باب صفة الصلوٰة، دار الكتب العلمية لبنان۔

[۲] المستدرك للحاكم، ج:۳، ص:۶۳۲، السنة لابن عاصم، ج:۲، ص:۴۸۳۔